© rasailojaraid.com


(۲) وہ جن کا تعلق مزاج اور طبیعت سے تو نہیں ہے لیکن بار بار کرنے کی مشق سے ایسی عادت پڑگئی ہے کہ گویا طبیعت ثانیہ بن گئی ہے اس قسم کی صفتیں انسان کی اختیاری ہیں جس طرح قصد و ارادہ سے عادت ڈالی گئی ہے اسی طرح طبیعت پر جبر اور سختی کے ذریعہ عادت چھوڑی بھی جاسکتی ہے۔ ایسی صورت میں مربی اور مصلح کو چاہیئے کہ حسب حال نفسیات کا تجزیہ کرکے ان کے چھڑانے کے لئے مناسب صورتیں اختیار کرے[1]۔

دراصل یہی دو قسم کی صفتیں ہیں جن کی بنا پر انسان جذبات و خیالات کا محکوم کہا جاتا ہے جب ان میں مذکورہ بالا طریقے پر تربیت کا اثر ظاہر ہو سکتا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ بہت حد تک تربیت کے ذریعہ جذبات و خیالات پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

| | |
|---|---|
| رسول اللہ کی حدیث اور صحابہ کرام کی زندگی سے اس کا ثبوت | رسول اللہ کے درج ذیل فرمان سے یہی حقیقت ثابت ہوتی ہے |

الناس معادن کمعادن الذھب والفضۃ خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام اذا فقھو[2]

لوگ سونے اور چاندی کے کانوں کے مثل ہیں جو زمانہ جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں جب کہ انھوں نے تفقہ حاصل کیا۔

حدیث میں اذا فقھوا کی قید نہایت غور و فکر کی مستحق ہے اس سے نہ صرف یہ کہ تربیت کی حقیقت و ماہیت پر روشنی پڑتی ہے بلکہ یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ تربیت کا اثر بہر حال ظاہر ہوتا ہے خواہ کوئی صورت ہو اور کسی شکل و درجہ میں ہو۔

کلام عرب میں فقہ اور تفقہ کا استعمال بالعموم وہاں ہوتا ہے جہاں قلبی بصیرت اور ضمیر وجدان کی بیداری کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں اسی بنا پر قرآن حکیم میں منکرین حق کے لئے کہا گیا ہے۔

لھم قلوب لا یفقھون بھا (۱۷۹/۷) — ان کے پاس دل ہیں مگر تفقہ سے خالی ہیں

اس آیت میں سمجھ بوجھ کی اُس قسم سے انکار کیا گیا ہے جس کا تعلق دل سے ہے ان کی عقل و خرد سے

[1] کشف الظنون و اخلاق جلالی صـ ۲۱ تا ۴۷ [2] مسلم و مشکوٰۃ کتاب العلم۔

© rasailojaraid.com